ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۵ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ — ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۶ء — نمبر ۴۵ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو ۱۰ عہ پر اخبار کسی ایک کو جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

معاونین درجہ دوم جنکو ۵ عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی ۳ عہ غربا سے جنکی آمد ماسوار ۱۰ عہ ہو یا کم صرف ۲ عہ عام قیمت مابعد للعہ فی پرچہ ۱ اگر صاحب تاریخ اجرار سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گران ہے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ...... ۳ عہ ... افریقہ ...... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — باده عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ هست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبی که هست — زو شده سیراب سیرابے که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود — آن نه از خود از همان جائے بود
ما ازو یابیم هر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ما ست — هرچه زو ثابت شود ایمان ما ست
از ملائک واز خبرہائے معاد — هرچه گفت آن مرسل ربّ العباد
آن همه از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او همه حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بر همه از جان و دل ایمان ما ست — هر که انکاری کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُنکا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے مُنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اُوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلّی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس عم بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔

اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں۔

نمبر ۴۵ | ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ - نومبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

صادق اور کاذب مین فرق - شریر کی عمارت کی بنیاد ریت پر ہے - اور وہ ایک دن ضرور گریگی لیکن صادق کی بنیاد ایک مستحکم چٹان پر ہے اور خدا اس کا محافظ ہے - دنیا دار الا تبلاء ہے - اور ہر ایک شخص کو جو کوئی راہ اختیار کرتا ہے - کم و بیش مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن صادق ان تمام ابتلاؤن مین سے نکل کر کامیابی کی مراد پاتا ہے اور کاذب ان مصائب کے نیچے دب کر ہلاک ہو جاتا ہے - جب کوئی شخص مدعی کسی اصلاح کا اٹھتا ہے - تو کچھ لوگ اُس کے مخالف ہوتے ہین کچھ موافق ہوتے ہین - کچھ مخالفت کر کے پھر موافق بن جاتے ہین اور کچھ موافقت کر کے پھر مخالفت اختیار کرتے ہین - انبیاء کے ساتھ بھی ہمیشہ سے یہی سنت اللہ چلی آئی ہے - کہ بعض نے پہلے ہی سے ساتھ دیا - بعض مخالف ہوئے اور مخالفت پر مر گئے - اور بعض مرنے سے پہلے مخالفت سے توبہ کر کے موافقین مین شامل ہو گئے - اور بعض موافقین مین تھے - مگر بد قسمتی سے مرتد ہو گئے - ہر نبی کے زمانہ مین مرتد ہوتے چلے آئے ہین - حضرت موسیٰ کے زمانہ مین حضرت عیسےٰ کے زمانہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین - مگر یہ مرتدین جو انبیاء کے مقابلہ مین کھڑے ہوئے ہمیشہ خائب خاسر رہے - اور ہلاکت کے گڑھے مین گرتے رہے - اور خدا کے صادق کو کبھی کچھ ضرر نہ پہنچا سکے - اسی قدیم سنت اللہ کے مطابق اس زمانہ مین بھی خدا کے صادق بندے کی جماعت مین سے بھی ایک شخص [illegible] ارتداد کا طوق اپنے گلے مین ڈالا ہے - اور اُس کا نام ہے ڈاکٹر عبد الحکیم خان - خدا تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے کہ اس زمانہ مین ایک اور شخص نے بھی چند سال سے نبوت کا دعوےٰ کیا ہوا ہے - جو امریکہ مین رہتا ہے اور اس کا نام ڈوئی ہے اور ناظرین اس کے حال سے اچھی طرح واقف ہین اس کی جماعت مین سے بھی ایک شخص اُس سے مُرتد ہوا ہے اور اُس کا نام والی وا ہے - اس جگہ مقابلہ اور موازنہ کے واسطے خدا تعالےٰ نے دو عجیب نظارے ہمارے سامنے پیش کر دئے ہین - ایک طرف حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا ہے - ایک بڑی جماعت تین چار لاکھ کی آپ کی پیرو ہے - ان مین سے عبد الحکیم خان مرتد ہوا ہے اور مخالفت مین بہت کچھ ہاتھ پاؤن مار رہا ہے - اور پیچ و تاب کہا رہا ہے اور اپنا روپیہ بھی صرف کر رہا ہے مگر آجتک اسکی مخالفت کا کوئی اثر اس جماعت پر اگر پڑا ہے تو یہ ہے کہ بعض اشخاص نے صرف اس کی مخالفت کی تحریک سے سلسلہ احمدیہ کی طرف توجہ کی اور اس کو حق پر پاکر ایمان لائے - دوسری طرف ڈوئی نے الیاس ہونے کا دعوےٰ کیا ہے - حضرت نے اس کو کاذب دیکھ کر مقابلہ دعا میں اپنے سامنے بلایا دو دفعہ اشتہار دیا اور لکھا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آئے گا تب بھی تباہ ہو گا - ڈوئی نے دس پندرہ ہزار مرید بنائے - ایک بڑا شہر بنایا - لاکھوں روپے کے مکان بنائے - بڑی بھاری جائداد پیدا کی - شاہزادوں اور نوابوں کی طرح اپنی رہائش اختیار کی - اُسکا ایک مرید ولی وا نام اس سے مرتد ہوا - ولی وا نے اس کے ہزارہا مریدین کو ورغلا کر اپنے ساتھ ملا لیا - عہدہ نبوت سے ڈوئی کو علیحدہ کر دیا - ڈوئی کے اپنے بنائے ہوئے شہر سے بیدخل اس کو کرا دیا اور خود اُس شہر پر قابض ہو گیا اور ڈوئی فالج زدہ خراب خستہ تباہ حالت مین نہایت مایوسی کے ساتھ روتا ہوا وہان سے چلا گیا - یہ ہے انجام کاذب کا اور یہ ہے فرق مابین صادق کے اور کاذب کے کوئی ہے جو اس پر انصاف کی نگاہ سے فکر کرے تازہ ڈاک ولایت سے معلوم ہوا ہے - کہ ڈوئی کا مقدمہ خارج ہو گیا ہے - عدالت نے فیصلہ کیا ہے - کہ شہر صیہون کے لوگوں کا اختیار ہے - کہ بذریعہ پرچی ڈالنے کے جس کو چاہین اپنا دینی افسر مقرر کرین - ایک جگہ پر رائے دہندون کو جمع کیا گیا - پرچیان ڈالی گئیں - ڈوئی بھی وہان جا بیٹھا - کہ شاید اس کے پرانے مرید اس کے مونہہ کا لحاظ کرین گے - مگر کسی نے پرواہ نہ کی اور کثرت رائے کے ساتھ والی وا شہر کا حاکم اور سردار مانا گیا اور ڈوئی بیدخل اور بے اختیار گردانا گیا - اِتنے بڑے شہر مین جہان ہزارون اس کے مُرید تھے - کوئی بیس پچیس آدمی اس کے ساتھ تھے - باقی سب برگشتہ ہو گئے - یہ ہے انجام کاذب کا - لیکن اس کے بالمقابل ڈاکٹر مرتد کی کوششوں کو دیکھو - کتابون کے چھاپنے کو دیکھو - پیسہ اخبار جیسے اخبار کا اس کا ساتھ دینا دیکھا - انجمنون کا اُس کا طرفدار بننا دیکھو - باوجود ان سب باتوں کے خدا کے مُرسل کو ایک ذرہ برابر نقصان نہین پہنچا سکا - بلکہ دن بدن تعداد مریدین مین ترقی ہے جس عزت اور روپیہ کے خیال نے عبد الحکیم کو حسد کے جہنم مین گرا رکہا ہے وہ بھی زیادہ سے زیادہ خود بخود کھچی چلی آتی ہے اور یا تبلک من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پوری کر رہی ہے - شہر سے نکالا جانے کے بعد ڈوئی نے ارادہ کیا ہے - کہ وہ ایک اور ملک کو چلا جائے - جس کا نام مکسیکو ہے اور اپنے باقیماندہ چند ایک مریدون سے نہایت الحاح اور زاری کے ساتھ درخواست کی ہے - کہ وہ اُس کو روپیہ کی امداد دین - ڈوئی کی بیوی اور اس کا بیٹا بھی اُس سے علیحدہ ہو گئے اور اب ڈوئی اپنی بیوی پر الزام لگاتا ہے - کہ اُس کے اخلاق اچھے نہ تھے - اور مجھے ہمیشہ تکلیف دیا کرتی تھی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح
۲۰- رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۸- نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۱- اکتوبر ۱۹۰۶ء - ینصرکم اللہ فی دینہٖ
ترجمہ - خدا اپنے دین مین تمہاری مدد کرے گا

۲- نومبر ۱۹۰۶ء - مین نے دیکھا کہ رات کے وقت مین ایک جگہ بیٹھا ہوں - اور ایک اور شخص میرے پاس ہے تب مینے آسمان کی طرف دیکھا - تو مجھے نظر آیا - کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہین - تب مین نے اُن ستاروں کو دیکھ کر اور اُنہیں کیطرف اشارہ کرکے کہا

آسمانی بادشاہت

پھر معلوم ہوا - کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے - اور کھٹکھٹاتا ہے - جب مین نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے - جس کا نام میراں بخش ہے اس نے مجھ سے مصافحہ کیا - اور اندر آگیا - اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے - مگر اس نے مصافحہ نہین کیا اور نہ وہ اندر آیا اس کی تعبیر مین نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہین - جن کو خدا زمین پر پھیلا دیگا - اور اس دیوانہ سے مراد کوئی متکبر مغرور یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے - خدا اس کو توفیق بیعت دیگا -

اور پھر الہام ہوا - لاتخف اِنَّ اللّٰہ معنا -
گویا مین کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہوں کہ تو مت ڈر بیشک خدا ہمارے ساتھ ہے -

۷- نومبر ۱۹۰۶ء - آج رات لنگر خانہ کے اخراجات کی نسبت مین قریباً ۱۲ بجے رات کے اپنے گھر کے لوگوں سے بات کر رہا تھا کہ اب خرچ ماہواری لنگر خانہ کا پندرہ سو سے بھی بڑھ گیا ہے کیا قرضہ لے لین - پھر خیال آیا کہ قرضہ لینے سے کیا فایدہ - کیونکہ دو ہزار روپیہ بھی لے لین - تو ایک ماہ مین خرچ ہو جائیگا - اسکے بعد مین سو گیا - صبح نماز کے بعد الہام ہوا

اَتَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ - الَّذِیْ یُرَبِّیْکُمْ فِی الْاَرْحَامِ -

ترجمہ - کیا تو خدا کی رحمت سے نا امید ہوتا ہے - وہ خدا جو تمہیں رحموں مین پرورش کرتا ہے -

---

شیخ مسیح اللہ صاحب باورچی ساکن شاہجہان پور ۹- نومبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو ستر اسّی کی عمر مین فوت ہوئے - انا للہ وانا الیہ راجعون -
شیخ صاحب مرحوم مدت تک انگریزوں کی خانسامہ گیری کرنے کے بعد بالآخر قادیان مین آکر بیٹھ گئے تھے - چند سال مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ مین ملازم رہے - اور آجکل گوشت روٹی کی دوکان کرتے تھے - آپ کو مقبرہ بہشتی مین دفن کیا گیا - اللہ تعالےٰ مغفرت کرے - شیخصاحب کا ایک چھوٹا سا بچہ یتیم چھوڑ گئے - جو مدرسے سے وظیفہ پاتا ہے - خدا اس کا محافظ ہو اور شیخ صاحب کے دیگر پسماندگان کو بھی صبر جمیل عطا کرے -

اس ہفتہ مین میاں معراج الدین صاحب سید فضل شاہ صاحب لاہور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے -

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائینہ کی لاگ بک جناب انسپکٹر صاحب لکھکر ارسال فرما دی ہے مدرسہ کی ترقی تعلیمی اور وسعت مکانات اور انتظام وغیرہ پر آپنے بہت خوشنودی کا اظہار کرکے ناظمان مدرسہ کو مبارکباد دی ہے - اللّٰہم زد فزد -

ڈائری

القول الطیب

۵ - نومبر ۱۹۰۶ء - حیدر آباد سے ایک صاحب عابد حسین نام کا خط تجدید بیعت کے واسطے حضرت کی خدمت میں پہونچا - حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا کہ آپ کی تجدید بیعت منظور ہے - آیندہ استقامت رکھیں - اور خدا تعالےٰ سے استقامت کے لئے دعا کرتے رہیں - مرزا غلام احمد

چونکہ سائل کی درخواست ہے - کہ ان کا خط بھی اخبار میں درج کیا جائے - اس واسطے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - ماہ صفر ۱۳۲۲ھ میں خاکسار اور ڈاکٹر ظہور اللہ احمد صاحب دکن سے دارالامان قادیان میں حاضر ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے - لیکن بسبب بعض وجوہات پھر یہ عاجز مخمصہ میں پڑ گیا اور عجیب شبہات دل میں آنے لگے - لیکن تقدیر اًمیں آپ کو امام مفترض الطاعۃ مان چکا ہوں - یہ کیسے ہو سکتا تھا - کہ میں اپنے نا مہذب مذہب شیعگی میں لوٹ جاؤں - میری طبیعت نے پھر پلٹا کھایا - اور میں پھر آپ کے دست مسیحیت پر توبہ کرتا ہوں - کہ آیندہ تا مرگ آپ کی شرائط بیعت کا پابند رہوں گا -

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں - جن میں میں گرفتار تھا - اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں - کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش - کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہیں - آمین

اے مسیح حق اب میں نے توبہ کر لی - کیا آپ میرے اس اقرار کے جواب میں دستخطی تحریری معافی نامہ مرحمت فرمائینگے - کہ میں آپ کی متابعت میں عملاً نمونہ بنکر صالحین سے علیحدہ ہو جاؤں - انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا - فقط

ازلی خاکسار عابد حسین

پتہ - عابد حسین مختار عام فاطمہ بیگم ولیکمہ کوشٹ گارڈن تعلقہ زیر ہال راجدہ ضلع بیدر براہ پوسٹ گنگا کہیڑ برنچ آفس پرنبھی نظام حیدر آباد

۵ نومبر ۱۹۰۶ء - اس امر کا ذکر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا - حضرت نے فرمایا - یہی درست ہے کہ کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں پر ایسا مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات بڑے علم اور فہم کی ہے - وہ اصل حقیقت سے آگاہ تھیں - کہ خدا تعالےٰ نے سلسلہ مکالمات اور مخاطبات کو تو بند نہیں کر دیا - البتہ کوئی شریعت آنحضرت کے بعد نہیں اور نہ کوئی شخص ہو سکتا ہے - کہ آنحضرت کی وساطت کے سوائے براہ راست خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکے -

گوشت خوری

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک ہندو کے ساتھ گوشت خوری کے متعلق اپنی گفتگو کا ذکر کیا حضرت نے فرمایا - کہ اللہ تعالےٰ کے فعل سے استدلال کرنا چاہیئے - دنیا میں جیسا کہ ہزاروں نباتات ہیں اور مختلف ضرورتوں کیواسطے انسان کی خدمت کے واسطے کار آمد ہیں - ایسا ہی ہزاروں جانور بھی ہیں - جو کہ انسان کی بہت سی ضرورتوں کے واسطے کار آمد ہوتے ہیں - اور ضرورتاً ہندو لوگ بھی استعمال کرتے ہیں - بیماری کیوقت مچھلی کا تیل پیتے ہیں - علاوہ ازیں گوشت خور قومیں ہمیشہ فاتح رہی ہیں - حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ذکر کیا - کہ راولپنڈی میں ایک ہندو ہماری خاطر خربوزے لایا اور ان کو تراش کر اور صاف کر کے اور مصری لگا کر ہمارے آگے رکھا اور گوشت خوری کے مسئلہ کو پیش کیا - میں نے کہا کہ ہم تو گوشت نہیں کہاتے جیسا کہ ہم گھاس بھی نہیں کھاتے - دیکھو ہم خربوزہ بھی نہیں کھاتے کیونکہ اگر ہم خربوزہ کہانے والے ہوتے تو تم کو یہ کاٹ چھانٹ نہ کرنی پڑتی - کچھ تم نے اوپر سے کاٹ کر پھینک دیا اور کچھ اندر سے نکال کر پھینک دیا - پھر جو درمیان میں رہا - اُس پر بھی مصری لگائی اور ایک مرکب مصفیٰ چیز بنا کر ہمارے آگے رکھی اس مرکب کو ہم کہاتے ہیں - ایسا ہی انسان گوشت خور بھی نہیں - بلکہ ایک معجون مرکب کو کہاتا ہے - جو گھی ایک مصالجات اور گھی اور گوشت وغیرہ سے ملکر بنتا ہے - میر صاحب ناصر نواب نے فرمایا - کہ اگر گوشت خوری گناہ ہوتا - تو ہزاروں لاکھوں بھیڑ بکریاں جو کہ ذبح کی جاتی ہیں ان کے سبب سے خدا تعالےٰ کی ناراضگی انسان پر وارد ہوتی - کیونکہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کبھی کسی بادشاہ یا قوم نے کسی دوسری قوم پر ظلم کیا اور بسبب ظلم کے ان کو یا ان کے بچوں کو قتل کیا تو خدا تعالیٰ کا عذاب ضرور اُنپر نازل ہوا اور خدا نے اُس سلطنت اور قوم کو ہلاک کر دیا - لیکن ہمیشہ سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں - جو لاکھوں کروڑوں ہوتے ہیں اور خود اُن قوموں کے درمیان ہوتے ہیں جو کہ فاتح قومیں ہیں - اور اِسوجہ سے اُنپر کوئی عذاب نازل نہیں ہوتا -

فرمایا - خدا تعالےٰ کے نام بے نیازی کے بھی ہیں اور وہ رحم بھی کرنیوالا ہے لیکن میرا عقیدہ یہی ہے کہ اس کی رحمت غالب ہے انسان کو چاہیئے کہ دعا میں مصروف رہے آخر کار اس کی رحمت دستگیری کرتی ہے

عید! عید!! عید!!!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے - پس تمام برادران اخوۃ کی خدمت میں التماس ہے کہ حسب معمول عام یا کم و بیش جیسی خدا نے توفیق دی ہو عید فنڈ میں چندہ دیں - کیونکہ آجکل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں جنکے اظہار کی ضرورت نہیں قوم خود سمجھتی ہے اور امید کیجاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد پھر بخیریت عید میں شمولیت نصیب ہو انہیں شکریۃً دینا چنداں مشکل نہوگا -

شیر علی عفی اللہ عنہ
ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بدر خواتین

اصلاح طلب رسمین

مُدتون سے اس خیال نے دل مین ایک جوش پیدا کیا ہوا ہے۔ اور مین چاہتی ہون۔ کہ نمبروار اصلاح طلب رسمین لکھہ کر اپنے محترم بدر اور ناظرین بدر کی خدمت بابرکت مین پیش کرون۔

منگنی اس بربادکن رسم نے یہانتک زور پکڑا ہوا ہے۔ کہ جب لڑکا لڑکی پیدا ہوتا ہے اسی وقت ادن کی اپنے قریبی رشتہ دارون کے ہان نسبت کردی جاتی ہے۔ ہائے اُسوقت منگنی کرنی کہان تک قطع رحمی ہے۔ جب کہ دونوں انجان بچے جوان ہوکر مختلف طبعیت کے ہو جاوین مثلاً ایک صالح ہے۔ تو دوسرا فاسق۔ ایک تعلیم یافتہ دوسرا ان پڑھ۔ ایک نیک دوسرا بد۔ پہران دونون کو ایک ہی رستے مین جکڑنا ظلم نہین تو کیا ہے اور وہ رشتہ جو بموجب حکم آلہی خوشنودی کے واسطے کیا گیا تھا۔ اُلٹا وبال جان ہو جاتا ہے اور بعض اوقات قبل از شادی ہی لڑکا بدچلن ہو جاتا ہے۔ تو پھران کے والدین کے مابین اس قدر نزاع ہو جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا مُنہہ دیکھنا بھی پسند نہین کرتے اور جب انہیں کوئی ناصح مشفق کہے۔ کہ بھائی جب آپکا قبل از شادی یہ حال ہے۔ تو بعد از شادی کیا بنے گی۔ بہتر ہے کہ اس ناموزون رشتہ کو توڑ دو۔ جو کہ تمہاری بیٹی کے واسطے بھی موجب عذاب ہے۔ وہ سمجھدار صاحب یہی جواب دینگے۔ کہ اب ناک کٹتی ہے بیٹی جائے جہنم مین۔ جہان تک مین نے غور کیا ہے۔ اس تباہ کن رسم مین کوئی فائدہ نظر نہین آتا۔ نقصان ہی نقصان ہین۔ اس کی موجد ہم جاہل عورتین ہیں۔ جو پہلے بڑے چاؤ سے منگنی کرتی ہین۔ اور پھر اپنے جگر گوشون کو مصیبت مین ڈالکر فرماتی ہین۔ اپنی بدقسمتی کسی کا کیا قصور سے

کیا ہنسی آتی ہے مجھکو حضرت انسان پر
فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر

دوسری طرح منگنی ہم زمیندارون مین کی جاتی ہے جو کہ اس سے بھی بڑھ کر قابل بیان ہے۔ کہ جب لڑکیاں جوان ہوتی ہین۔ زمیندار لوگ حجامون اور مراسیون کو اُن کے واسطے رشتہ تلاش کرنے کو گردنواح کے گاؤن مین بھیجتے ہین۔ جہاں ان کو ان کی مرضی کے مطابق رشتہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جس جگہ ان کا جی چاہا۔ جس نے اچھی طرح خاطر تواضع کی اور روپیون سے مٹھی گرم کردی وہین بے سوچے سمجھے رشتہ کر آئے۔ اگر لڑکی بیس برس کی ہوئی۔ تو دس برس کے لڑکے سے منسوب کردی اکثر اوقات ہزارہا نقص نکل آتے ہین۔ جس کا بڑا بھاری سبب یہ ہے۔ کہ ان کو کوئی دلی ہمدردی تو ہوتی نہیں۔ اور نہ ہی ان مین اتنی سمجھہ ہوتی ہے۔ کہ لڑکے کے چال چلن وغیرہ کی اچھی طرح غور پرداخت کرسکیں وہ بے سوچے سمجھے لڑکے کو مصری کہلاتے ہین (جو کہ ایک بدعت ہے۔ منگنی کے وقت لڑکے کو کھلائی جاتی ہے) آتے ہی مبارک سلامت شروع ہو جاتی ہے پہر شادی کی تیاریان سرگرمیون سے ہونے لگتی ہے عقلمند والدین اس دن اپنے داماد نیک نہاد سے ملتے ہین جب کہ برات آکر نکاح ہو جاتا ہے۔ والدین کا فرض منصبی تہا۔ کہ پہلے لڑکے کے عادات واطوار کو دیکھتے بہالتے۔ پہر شادی کا نام لیتے۔ صاحبو! کیا آپ کی غیرت اور حمیت گوارا کرتی ہے۔ کہ ایک پیسہ کا پیالہ اور دو پیسہ کی ہنڈیا تو بڑی ٹھوک بجا کر لو اور ساری عمر کا رشتہ کمینون کے کہنے پر کچے دہاگے سے باندھو۔ مین دست بستہ احمدی جماعت کی خدمت مین عرض کرنے کی جُرأت کرتی ہون کہ منگنی کی لغو رسم کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاوے اور شرع محمدی کے بموجب لڑکے لڑکی کے جوان ہونے پر والدین اپنی مرضی کے مطابق نکاح کر دیا کرین تو بہت سی تکلیفات رفع ہو جائین اور یہ مظلوم فرقہ ہمیشہ کے واسطے دعاگو رہے۔

راقمہ وہی احمدی خاتون از گورالی

بلاد اسلامی

شہنشاہ آسٹریا نے اپنی سپاہ کی سالانہ قواعد ملاحظہ کرنے کے لئے بمقام موسٹیر جو دریائے ڈیلاسی کے کنارہ صوبجات بوسنیا و ہرزگونیا کے علاقہ مین ہے۔ دیکھنے کے لئے خود آنے کا ارادہ کیا صوبجات مذکور عہدنامہ برلن کی رُو سے آسٹریا کی نگرانی مین ہین۔ مگر ان پر سلطان المعظم کی اعلیٰ افسری قائم ہے۔ اِس حیثیت کو قائم رکھنے کے لئے سلطان نے موقعہ قواعد پر اپنا قائمقام بھیجنا چاہا۔ تاکہ شہنشاہ آسٹریا جلالت مآب کی افسری ملحوظ رکھہ کر نائب کا استقبال کرے۔ اس خبر کو سن کر شہنشاہ جوزف خاموش ہوگئے اور شرکت قواعد کا ارادہ ملتوی کرکے اپنے نائب کو بھیجنا منظور کیا۔ سلطان کی اس حکمت عملی کا ولایتی اخبار دلچسپی سے ذکر کر رہے ہین۔

مصطفےٰ کامل پاشا ایڈیٹر اللواء نے ایک زبردست آرٹیکل فرانسیسی اخبار طان مین چھپوایا ہے۔ جس میں اس غیور محب الوطن نے مصریون کی پولیٹکل صاف صاف ظاہر کردی ہے۔ کہ وہ نہ متعصب ہین نہ انگریزون کے دشمن۔ مگر اپنے ملک اور وطن کی آزادی کے خواستگار ہین۔ اس ضمن مین مسلمانون کی اتحاد اسلامی کی نسبت لکھا ہے۔ کہ وہ ایک فرضی خیال ہے۔ وہی عربستان جہان مذہب اسلام کی ابتدا ہوئی اور جہان کے بڑے راسخ العقیدہ مسلمان ہین۔ ٹرکی کے خلاف بغاوت کرنے سے نہین باز آتے۔ مراکش مین ترکی کا مطلق اثر نہین ہے۔ پھر اور ممالک کے مسلمانون کا کیا ذکر کیا جاوے ہان ہمدردی طبعاً ہے۔ لیکن وہ نہ اس قابل ہے کہ یورپ کے خلاف مین تیار کرسکے بلکہ جمعیت اسلامی کو بھی اِس سے کچھہ فائدہ پہنچ سکتا۔ بنابرین یورپ کا مسلمانون سے ڈرنا فضول ہے کہ ٹرکی کے علاوہ کہان کے مسلمان ہین۔ جن پر وہ اپنا اثر ڈالے ہوئے نہین ہے۔ فاضل موصوف نے جو کچھ لکھا وہ عین حقیقت ہے اور امید ہے کہ ان کی زبردست تحریر کا خاطر خواہ اثر ہوگا۔

ہم اس تحریک کو پسندیدہ اور ضروری خیال کرتے ہین۔ کہ سرکاری محکمہ ترجمہ اخبارات مین مسلمان بھی ملازم رکھا جائے۔ تاکہ وہ اسلامی اخبارات کے ضروری مضامین کا ترجمہ پیش کرے۔ جنھین ہندو مترجم نظرانداز کر دیتے ہین۔

ہز آنر سر جیمیس لاٹوش صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ نے اپنی کوٹھی واقعہ نینی تال مین باہتمام امام جامع مسجد محفل میلاد نبوی ۱۴ر اکتوبر کو منعقد کرائی تھی۔ جس مین مسلمانان شہر مدعو تھے اور ہز آنر مع سکرٹریون کے شریک ہوئے۔

انتخاب الاخبار

روس کا انقلاب - روس کے انقلاب پسند فرقہ نے دن دہاڑے اندر ۳۰۰ امرتبہ مسلح ہو کر ڈاکے ڈالے اور ستر ہزار پونڈ جمع کر لئے۔

سینٹ پیٹرزبرگ مین ایک ڈاک گاڑی پر بم کا گولہ پھینکنے والے آٹھ آدمیون اور ۵ آدمیون کو جن مین عورتین بھی تھین ایک اور بم کا گولہ پھینکنے کے جرم میں فوجی عدالت سے موت کی سزا ملی - اور وہ بندوقون سے مروا دئے گئے۔

بغداد جدید مین فساد - برطانیہ کے قائمقام سفیر نے بابعالی کی کربلا کے فسادون کی طرف توجہ منعطف کی ہے اور بغداد کے حکام کے رویہ کی سخت شکایت کی ہے

برٹش مصنفوں کی قیصر سے اپیل - ۲۵ برٹش مصنفوں نے قیصر سے درخواست کی ہے کہ پولش اڈیٹر کو جسے ایک مغویانہ مضمون لکھنے کی پاداش مین دو سال کی قید سخت کی سزا دی گئی ہو معاف کر دیا جاوے - قیصر نے انکار کر دیا۔

جہازون کا تصادم - رنگون کا جہاز "پیٹرک ریس" فلشنگ مین پہنچ گیا ہے - رودبار انگلستان مین جہاز "مہریان" سے ٹکرانے سے اسے بہت صدمہ پہنچا ہے - آخر الذکر جہاز ۲۲ آدمیون سمیت رودبار انگلستان مین ڈوب گیا ہے۔

تقسیم بنگال - آج شام کے وقت مسٹر روتھر فورڈ نے مسٹر مارلے سے پوچھا کہ تقسیم بنگال کے متعلق اُن کاغذات کو پارلیمنٹ کی میز پر رکھا جائے جنکا وعدہ مسٹر براڈرک نے اگست ۱۹۰۵ء مین کیا تھا اور ایک چیدہ کمیٹی تقسیم کی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائے - مسٹر مارلے نے جواب دیا - موعودہ کاغذات مسٹر براڈرک نے پیش کر دئے تھے - جیسا کہ گذشتہ سوموار کو کہا گیا - ایجی ٹیشن کے متعلق کاغذات پیش کرنے سے پبلک فلاح کو کوئی فایدہ نہین پہنچیگا اور مین کمیٹی مقرر کرنا مناسب نہین سمجھتا۔

طاعون - ہفتہ مختتمہ ۲۷ اکتوبر کے کل ہندوستان مین طاعون سے ۷۱۶۷ موتیں ہوئین - ان مین سے ۳۹۵۸ بمبئی مین تھین - پنجاب ۹۱۰ وسط ہند ۹۰۹ ممالک متوسط ۴۳۲ - ریاست میسور ۲۳۰ برہما ۸۸ - بنگال ۶۱ - مدراس ۲۸ - راجپوتانہ ۲۰ کشمیر ۱۲ -

یکم نومبر کی شام کو محلہ سادھوان لاہوتین پٹھانون کا ایک ۴ سالہ بچہ چراغ سے کھیل رہا تھا - مٹی کے تیل کی بوتل رکھی تھی - کچھ تیل اس کے کپڑون پر گر پڑا اور کھیلنے مین چراغ سے کپڑون مین آگ لگ گئی - بچہ نے دو تین لمبے لمبے کُرتے پہنے رکھے تھے - اس کے باپ نے کپڑے اتارنے کی بیحد کوشش کی - لیکن اوتارتے اوتارتے سوائے چہرہ کے بچہ کا سارا بدن اور باپ کے دونون ہاتھون کے نیچے آگ سے جھلس گئے اور غریب بچہ صبح تک اس تکلیف سے جانبر نہ ہو سکا۔

لاہور مین ٹیکس پھیہ کی شرح اضافہ کر لینگے اور نیز بیسیکل پر بھی ٹیکس لگایا جائے گا۔

بقول اخبار کلکتہ لاہور کے رسالہ مخزن پر فحش اشتہار شائع کرنے کی بابت نالش کی گئی ہے - (عام)

حضور وایسرائے پٹیالہ مین ایک گرل سکول اور ایک پبلک لائبریری بھی افتتاح کرینگے -

جالندھر کے چھاونی مجسٹریٹ نے ایک دوکان کے تختے پر سودیشی کا لفظ خود جاکر کاٹ ڈالا -

انبالہ مین گنیشی لال کمپنی کے کارخانہ فلور ملز مین آگ لگی - قریب تین لاکھ کا نقصان ہوا ہو آگ بجھاتے ہوئے ایک نہین بلکہ دو فوجی گورے ڈوب مرے - ایک بباعث چوٹ کے ہسپتال مین پڑا ہے

امریکہ کی جنوبی ریاستون مین حال کے سخت طوفانون سے ۴۴ لائٹ ہوس بھی تباہ ہو گئے۔

پیرس مین مٹی کے تیل کے عظیم ذخیرے مین سخت آگ لگی - نقصان ۷۵ لاکھ روپیہ کا ہوا ہے -

زار روس فوجی ریویو پر تحریر فرماتے تھے - جبکہ کئی گولیان ان کے پاس سے نکل گئین - پتہ ندارد بقول روسی سرکاری کاغذات کے گذشتہ فروری وسمبر کے درمیان ۱۴۲۱ روسی شرفا قتل ہوئے ان مقتولون مین ۴۴ گورنران تھے اور ۳۸ افسران پولیس -

اکتوبر کے پچھلے دس یوم مین روسی انقلاب پسندون نے ۱۰۳ مسلحہ چھاپے مارے - بغرض لوٹ تھے -

اس عرصہ مین جو روپیہ بزور چھاپون کے حاصل کیا - ساڑھے دس لاکھ کے اوپر تھا -

دربار کابل کے ہفتہ کے لئے آگرہ مین ایک بڑا ذخیرہ برقی طاقت کا قائم کرین گے -

حضور وائسرائے ۸ - جنوری کو پہنچین گے اور حضور امیر صاحب ۹ کو - بیس والیان ریاست مدعو کئے گئے ہین -

سرکار حضور مہاراجہ صاحب کشمیر نے وچھگام کے پر فضا مقام کا نام منٹو پارک قرار دیا -

بنگال مین ۲۸ ہزار قحط زدہ ہین - شرقی بنگالہ مین ۳۴ ہزار - صوبجات متحدہ مین خیراتی کام بند کر دین گے -

لندن سے ایک عظیم کروڑپتی اور فیاض زمان مالدار کے مرنے کی خبر آئی - اس کا نام مسٹر جارج ہیرنگ تہا -

امرتسر مین عیسائی مشنری لیڈیون کی طرف سے بھی ایک عظیم جلسہ قرار پایا - ۵ - نومبر سے ۹ تک جاری رکھین گے -

لاہور مین مورخہ ۴ - نومبر بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح گورنمنٹ نارمل سکول مین (جو کہ محلہ سنتھان مین واقع ہے جہان لڑکیان تعلیم پاتی ہین) اتفاقاً آگ لگ گئی - جس سے میم صاحبات کے کپڑے اور پلنگ جل گئے - شکر ہے آگ ہاتھون ہاتھ فرو کی گئی - اور سکول کو آنچ تک نہ آنے دی -

بحیرۂ روم مین مدوجزر - روبیریا مین مدوجزر کی لہر نے بہت نقصان پہنچایا - ٹولون مین ۹ تارپیڈو کشتیان برباد ہو گئی ہین - جہازون کو بھی سخت نقصان پہنچا -

جاپانی جاسوس کی گرفتاری - منیلا کا ایک مراسلہ مظہر ہے - کہ وہان ایک جاپانی جاسوسی کے شبہ مین گرفتار کیا گیا ہے - وہ ایک انجنیر افسر ہے - ریلوے دریاؤن اور پلون کے نقشے بناتا ہوا پکڑا گیا -

طوفان کی بربادی - روبیریا مین طوفان نے بہت سخت نقصان پہنچایا ہے - ٹولون کے قرب جوار مین سات بندرگاہون کو زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا - بہت سے گھرانے نان شبینہ کے محتاج ہو جاتے ہین - فوجی اور بحری افسر طوفان زدگان کی سرکار کی طرف سے دستگیری کرنے کی کوشش کر رہے ہین -

بدر صادق

مورخہ ۲۰ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ - نومبر ۱۹۰۶ء

ایڈیٹر صاحب وطن کی اشاعت کُفر پر علماء کا فتویٰ

ناظرین اخبار وطن کی اشاعت کفر کی کارروائی پر بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں کیونکہ اُس کے متعلق مفصل مضامین قبل ازیں شائع ہو چکے ہیں۔ کسیقدر اختصار کے ساتھ چھاپا جاتا ہے۔ جو ایک صاحب محمد عثمان نامی نے مولوی انشاء اللہ صاحب کی کارروائی علماء کے سامنے بالتفصیل پیش کر کے ان علماء سے حاصل کیا ہے جو ہمارے سلسلہ کے ساتھ کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ اصل استفتاء بمعہ فتویٰ جو اخبار الحکم میں چھپا ہے۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

زید ایک مسلمان ہے اور مولوی کہلاتا ہے اس نے ایک اشتہار بغرض تجارت کُتب انگریزی کی فروخت کا دیا جسمین سر ولیم میور صاحب عیسائی مصنف کی وہ کتابین بھی ہین۔ جو بانیٔ اسلام اور اسلام کے خلاف میور صاحب نے لکھین اور زید اون کتابون کو اصلی قیمت سے بھی زیادہ قیمت پر فروخت کرتا ہے اور اپنی مقررہ قیمت کو رعایتی بتلاتا ہے۔ چنانچہ اوس کے اشتہار کے یہ الفاظ ہین۔

”کئی سو نادر اور مفید انگریزی کتب کی رعایتی قیمت کی مفصل فہرست“
”کارڈ ٹکٹ بھیجکر منگوائیے۔ انہین سے چند کے نام حسب ذیل ہین۔
”(۲) سر ولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کی اسلامی و دیگر“
”تالیفات بہ تفصیل ذیل ہین۔ (الف) سوانح عمری رسول مقبول اصلی“
”قیمت عسہ رعایتی ۱۲ (ب) خلافت اسلامی اصلی قیمت ۶ “
”رعایتی قیمت عسہ (ج) سورسز آف اسلام اصلی قیمت ۳ رعایتی“
”للعہ (د) محمڈن کنٹروورسی اصلی قیمت لعہ رعایتی قیمت ۳ (ہ)“
”مملوکان مصر اصلی لعہ رعایتی ۳ (و) غدر ہند اصلی قیمت للعسہ“
”رعایتی عسہ۔ انتہی بلفظہ بقدر الحاجۃ“

زید کے اس اشتہار کو دیکھ کر عمرو ایک دوسرے مسلمان نے مندرجہ ذیل مضمون شائع کیا
مسلمانو! خبردار رہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جانیوالو! اور سرور عالم کو صاحب خلق عظیم اور انسان کامل یقین کرنے والو! کیا تم جانتے ہو کہ میور صاحب ایک سخت متعصب پادری منش مصنف تھے اور اس نے لائف آف محمدؐ (سوانح عمری) مین آنحضرت صلعم کی پاک اور مطہر سیرت پر گندے اور ناپاک سے ناپاک اعتراض کئے ہین اور مین جانتا ہون مسلمانون کا تعلیم یافتہ گروہ اور پادریوں سے مذہبی مناظرہ کا واقف کار طبقہ علماء اس سے خوب واقف ہے۔ کہ اسلام کے خلاف جیسی خطرناک اور زہریلی تحریر میور کی ہے۔ فنڈر اور فورمن کی بھی نہین ہے۔ مین یقین نہین کرتا کہ کوئی مسلمان جو آنحضرت صلعم کے ساتھ دلی عقیدت اور محبت رکھتا ہے اس کتاب کو دیکھنا بھی گوارا کرے۔ ایسا ہی اُس نے ایک کتاب عیسائیون کے لئے بطور رہنما اور رہبر کے لکھی ہے۔ جس مین اُس نے مسلمانون کے ساتھ مباحثہ کرنے کا اصول اور ڈھنگ سکھایا ہے اور اعتراض بتائے ہین غرض اُس نے جسقدر تالیفات اسلام یا آنحضرت صلعم پر لکھی ہین۔ ان کی غرض اور غایت اسلام کے مخالف اور آنحضرت صلعم پر حملہ کرنا ہے۔ اسی طرح پر ایک ٹسڈل ہین جنہون نے ینابیع الاسلام جیسی زہریلی اور کفر سے بھری ہوئی کتاب فارسی مین لکھی ہے اور اُس کا انگریزی ترجمہ سورسز آف اسلام) میور نے کیا ہے یہ کتابین جو اسلام کی جانستان ہین اور جن کو پادری لوگ مفت تقسیم کرتے اور نہایت سستے ایڈیشن طبع کر کے فروخت کرتے ہین۔ اب مولوی زید صاحب نے مسلمان کہلا کر اور مسلمانون کا خیر خواہ بن کر ان کتابونکی اشاعت اور فروخت کا اہتمام اپنے ہاتھ مین لیا ہے۔

آہ! اسلام کے لئے کیسا دردناک منظر سامنے ہے کہ ایک شخص جو مسلمان کہلاتا اسلام کا حامی بنتا ہے وہ کُند چھری کے ساتھ مسلمانون کے گلے کاٹنا چاہتا ہے اور اسلام کا تختہ دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ مین یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ زید نے یہی نہیں کہ ان کتابون کے بیچنے سے پادریون اور کفر کو مدد دی اور اسلام کی تذلیل اور تخریب کی سعی کی ہے بلکہ مسلمانون کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو بھی ہڑپ کرنا چاہا ہے اور ان کے ایمان اور مال دونون پر ہاتھ صاف کرنے کی ٹھان لی ہے۔ میور صاحب کی لائف آف محمدؐ (سوانح عمری رسول مقبول) کی اصل قیمت جسپر پادری بیچتے ہین اور خود لاہور مین رام کرشنا صاحب تاجر کتب اسے فروخت کرتے ہین صرف آٹھ روپیہ ہے مگر زید اسے رعایتی قیمت عسہ پر بیچتا ہے اور اُس کی اصلی قیمت عسہ روپیہ بتاتا ہے۔ میور کی خلافت کی قیمت چھ روپیہ ہے اور زید اس کی قیمت عسہ ظاہر کر کے عسہ پر بیچکر مسلمانون پر احسان کرتا ہے۔ ینابیع الاسلام (سورسز آف اسلام) کی اصلی قیمت عہ ہے لیکن زید اصلی قیمت چھ روپیہ ظاہر کر کے للعہ پر بیچتا ہے پس مسلمانون کا فرض ہے کہ وہ زید سے اجتناب کرین۔ اور اُس کی تحریرون کو نفرت کی نگاہ سے دیکھین جب تک وہ توبہ نہ کرے اور اُس کا خاص کفارہ نہ دے۔ انتہی بلفظہ بقدر الضرورت

زید یہ بھی کہتا ہے کہ قربانی کی بجائے قربانی کا روپیہ حجاز ریلوے مین دیا جاوے اور قربانی نہ کیجاوے اور اس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسلمان مسلمانون سے سود لے لین تو خلاف منشاء الٰہی نہین۔ چنانچہ زید کے الفاظ یہ ہین۔ سود کی ممانعت کی اصل وجہ ہمدردی پر مبنی ہے۔ ایک مسلمان کو روپیہ کی ضرورت ہے اور اُسے بازار سے کسی طرح پر ایک روپیہ سینکڑہ سے کم سود پر قرض نہین ملسکتا۔ اور اِدھر کوئی مسلمان بطور قرض حسنہ روپیہ دینے پر تیار نہین۔ تو اگر مسلمان اُسے محض بخیال ہمدردی و تعلق اسلامی۔ ۸ سینکڑہ سود پر روپیہ دے۔ تو کیا اُس نے منشاء الٰہی کے خلاف خیال کیا۔ یا ۲ سینکڑہ کم لینے سے منشاء الٰہی کو قدرے پورا کیا۔ حالات زمانہ اور نکبت قومی کے اثر سے شاید ہی کوئی بشر بچا رہا ہو۔ اگر وہ اس قدر ہمدردی نہین کرسکا کہ بالکل بلا منافع دے تو کیا اس کے اس قدر احسان کرنے کا یہ صلہ ملنا چاہیئے۔ کہ اُسے الٹا مطعون کیا جاوے جس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آئندہ وہ کسی کو قرض نہ دیگا اور مسلمان ضرورتمند کو پوری شرح پر غیر اقوام سے قرض لینا پڑیگا۔ اسلام تو یہ کہے کہ لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ اور ہمارے مولوی مسلمانون کے صریح نقصان عین مقتضائے اسلام قرار دین۔ انتہی بلفظہ۔

پس۔ کیا فرماتے ہین۔ علمائے دین و مفتیان شرع متین زید کے حق مین۔ جو مخرب اسلام اور مکذب خیر الانام صلعم کی کتابین جنکو محض اسلام اور بانی اسلام (فداہ ابی و امی) کی توہین و تذلیل کی غرض سے عیسائیون نے تصنیف کیا ہو۔ مسلمانون کے ہاتھ بازاری قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرے اور پھر اسکو رعایتی قیمت کہہ کر مسلمانون پر احسان بھی رکھے اور ذاتی نفع کیواسطے اپنے اشتہار میں اس امر کا اشارہ تک بھی نہ کرے کہ یہ کتابین مخالف اسلام لکھی گئی ہین ان کو صرف ایسے مسلمان خریدین جو اہل علم روشن خیال ہون اور جواب لکھنے کا ارادہ رکھین۔ دوسرے مسلمان نہ خریدین تاکہ ہر مسلمان زید کی نیک نیتی سے واقف ہوکر ایسی زہریلی کتابون پر روپیہ ضائع کرکے بربادئ ایمان کی اسباب خریدی بلکہ برخلاف ایسی تصریح کے جو متقی مسلمانون کا فرض ہونا چاہیئے تھا ان کتابون کو نادر اور مفید اور اسلامی کتب ظاہر کرے حالانکہ عیسائی کبھی وہ کتابین جو ان کے مذہب کے خلاف مسلمان شائع کرتے ہین جیسے کہ اعجاز عیسوی و ازالہ اوہام مولوی رحمۃ اللہ مہاجر مرحوم و استفسار و پیغام محمدی وغیرہ ہین فروخت نہین کرتے۔ مگر زید مین عیسائیون جیسی غیرت و حمیت بھی نہ رہی۔ کہ ایسی کتب کی تجارت شروع کردی۔ نیز زید کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسلمان اگر غیر اقوام سے کم سود پر مسلمانون کو قرضہ دین تو خلاف منشاء الٰہی نہین۔ بلکہ کسیقدر منشاء الٰہی اس سے پورا ہوتا ہے۔ نیز زید یہ بھی کہتا ہے کہ قربانی نہ کی جاوے اس کا روپیہ حجاز ریلوے مین دیدیا جاوے اور خود اس کا عمل بھی یہی ہے۔ آیا ان عقاید و اعمال کے ساتھ زید متبع رسول صلعم اور مومن حامی اسلام مسلمان ہے یا کافر ضال مضل دشمن اسلام۔ اور زید و عمرو ہر دو مین سے کون تابع قرآن و اسلام ہے اور کون مخالف۔ جواب دلایل شرعیہ سے بہ ثبت مہر و دستخط تحریر فرماکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہون۔ والسلام

مورخہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

السائل

عاجز محمد عثمان ہیڈ ڈرافٹسمین الہ آباد ریلوے

فتاویٰ

الجواب واللّٰہ الموفق للصواب

زید کے بعض عقاید و اعمال موجب کفر ہین اور بعض موجب فسق۔ بہرحال زید کافر ضال و مضل و دشمن اسلام ہے اور عمرو متبع قرآن و اسلام۔ واللّٰہ اعلم و علمہ اللّٰہ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محمد بشیر عفی عنہ

الجواب صحیح

الجواب حق

الجواب صحیح

الجواب } ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جیسے یہ کتب فروخت کرنا پر وعید شدید ہے۔ اسی طرح ہو بہو بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت وعید کے مستحق ہین وہ کتب فروش اور وہ مدرسین جو مقابلہ مین کتاب و سنت مطہرہ کے دوا دین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور سود لینا اور دینا زیادہ خواہ کم بہرحال حرام ہے۔ وحرم الربوا۔ الآیۃ غرضکہ زید ہو خواہ غیر ہو۔ خلاف کتاب و سنت کے معاونت کرتا ہے اس کو جلد توبہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ قیامت کے دن سوا حسرت اور افسوس کے کچھ نہوگا۔ قال اللّٰہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واللّٰہ اعلم بالصواب حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الملتانی نزیل الدہلی۔ تجاوز اللّٰہ عن ذنبہ الخفی والجلی ۱۳۲۴ ہجریہ علی صاحبہا افضل صلواۃ و ازکیٰ تحیہ

الجواب } زید کی یہ حالت شرمناک ہے ان کے گنہگار و مضرت رسان اسلام ہونے مین کوئی بھی شبہ نہین میں نے یہ کتابین دیکھی ہین سوائے اس کے کہ جو ان کا رد لکھنا چاہیئے۔ دوسرے شخص کو ان کا دیکھنا بھی حرام مطلق ہے۔ ہائے مسلمانون کی غیرت و حمیت کیا ہوئی اگر زید کا یہ فعل مشنریون کی سازش سے ہو اور وہ اکثر ایسا کرتے ہین تو زید اور ابو جہل مین شاید کچھ تھوڑا ہی سا فرق باقی ہو جسکی باز پرس اب دنیا مین تو کون ہے جو کرین گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
والسلام ۔ ابو محمد عبد الحق

زید ظالمین سے ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین۔ الراقم تلطف حسین عفی عنہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایسے لوگ مدعی الوہیت ہوا کرتے ہین۔ جو خلاف کتاب اللّٰہ و سنت کوئی کام جاری کرین۔ منجملہ ایسے لوگون کے مولوی زید بھی مدعی الوہیت ہے کیونکہ وہ کہتا ہے۔ کہ سود کی ممانعت کی اصل وجہ ہمدردی پر ہے ۔ ۔ ۔ حضرت مولوی ۔ ۔ ۔ [illegible] کہیں جگہ اللّٰہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے یہ وجہ تحریر نہین فرمائی بلکہ مطلقاً فرمادیا ہے۔ احل اللّٰہ البیع وحرم الربوا۔ الربوا کا الف لام جنسی ہے جو قلیل و کثیر سود پر حاوی ہے اور اضعافاً مضاعفۃ مثالاً ظاہر فرمایا ہے جو الربوا مین پہلے ہی داخل تھا اور قربانی کے عوض حجاز ریلوے کو چندہ دینا۔ اس آیت کے برخلاف ہے۔ ولکل امۃ جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللّٰہ علی ما رزقہم من بہیمۃ الانعام پ ۱۷ ع ۱۲
اور عیسائیون کی کتابون کا اہل اسلام مین رواج دینا اور ان کو نادر و مفید اسلامی تالیفات بتلانا اور اس امر کا اظہار نہ کرنا کہ اوس دشمن اسلام نے قرآن شریف اور محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر بیجا حملے کئے ہین۔ مسلمانون کا مال اور روحانی کا تباہ کرنا ہے لہذا حسب آیات صدر مولوی زید کو اس الوہیت اور رب ہونے سے توبہ لازم و فرض ہے ورنہ جو کچھ سزا مدعی الوہیت کی ہے وہ اس کو عنقریب بھگتنی ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ۔ وآخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔ حررہ ابو محمد یحییٰ فقیر حشمت العلے سلطان عفی اللّٰہ عنہ واعظ دہلوی مؤلف رسالہ ھو سمٰکم المسلمین

الجواب صحیح } محمد خداداد سند یافتہ مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم

زید کو اس بات سے تائب ہونا چاہیئے ورنہ چند دن باقی ہین
خاکسار محمد یحییٰ عفی اللّٰہ عنہ سند یافتہ

بدر قادیان

۲۰ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

۴۷

سورۃ النصر
گذشتہ سے پیوستہ

استدلال قرب وفات نبی کریم صلعم

اِس سورۃ شریف کی تفسیر مین کئی ایک روایات اِس قسم کی ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے بعض صحابہ کرام نے اس سورۃ کے نزول کو سن کر یقین کیا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام اِس دنیا پر جو تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور وقت آگیا ہے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی کے ساتھ وصال دائمی حاصل فرماوین۔ چنانچہ ایک حدیث جس مین حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رونے اور پھر ہنسنے کا ذکر ہے۔ گذشتہ پرچون مین بیان کی جاچکی ہے رونے کی وجہ یہ تھی کہ بیوی فاطمہ کو آنحضرت نے بتلایا۔ کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے، پھر ہنسنے کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ آپنے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتلایا۔ کہ میرے بعد میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میرے ساتھ ملنے والی تو ہے چنانچہ آن حضرت کی وفات کے صرف چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ نے وفات پائی تھی۔ ایک روایت سے جو حضرت ام حبیبہ سے ہے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس سورہ شریف کے نازل ہونے پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی تھی کہ آپ کی عمر حضرت عیسٰے کی عمر سے نصف ہے اور حضرت عیسٰے کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی اِس سورہ شریف کے وقت اِس امر کے اشارہ کو سمجھ لیا تھا۔ کہ آنحضرت کا وقت وفات قریب آگیا ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے مین ابھی بچہ ہی تھا مگر جب کوئی مجلس شوریٰ قائم ہوتی اور بڑے بڑے اصحاب جو اہل بدر تھے جمع کئے جاتے۔ تو حضرت عمر مجھے بھی اس مجلس مین بلاتے۔ میری عمر کے لڑکے کا ایسی اہم مجلس مین بلایا جانا شاید کسی کو ناپسند ہوا ہوگا کہ کسی نے کہا کہ یہ لڑکا ہمارے بیٹوں کی عمر کے برابر ہے اور ہمارے ساتھ مجلس شوریٰ مین بیٹھتا ہے مگر حضرت عمر نے جواب دیا کہ تم کیا جانتے ہو کہ یہ کون ہے۔ اِس کے بعد جب پھر ایسا ہی کسی مجلس کا موقعہ ہوا۔ اور سب بلائے گئے۔ تو حضرت عمر نے مجھے بھی بلایا اور مین دل مین سمجھ گیا کہ آج کچھ بات ضرور ہے۔ چنانچہ جب کہ سب جمع ہوگئے تو حضرت عمر نے اول دوسرون کو مخاطب کرکے فرمایا کہ سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ بعض نے کہا کہ اس میں ہمکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ حمد و استغفار کرین بعض نے کہا کہ اس مین فتح و نصرت ہم کو دی گئی ہے اور بعض خاموش رہے۔ تب حضرت عمر نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم کیا کہتے ہو کیا یہی صحیح۔ مین نے کہا نہین بلکہ مین یہ جانتا ہون کہ اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جتلایا گیا ہے کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے۔ اب حمد و استغفار کرو حضرت عمر نے فرمایا۔ مجھے بھی یہی معلوم ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ اس سورہ شریف کے نزول کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجود مین یہ دعا بہت پڑھتے تھے۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنبٍ و اتوب الیہ

اور ایک روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ اِس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے آتے جاتے ہر وقت سبحان اللہ و بحمدہٖ کہتے اور فرماتے۔ کہ مجھے ایسا کہنے کے واسطے حکم دیا گیا ہے اور اس سورۃ کو پڑھتے۔ غرض بہت سی روایات سے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اس سورہ شریف کے نزول کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے بعض احباب نے اس بات کو بخوبی سمجھ لیا تھا۔ کہ چونکہ تبلیغ کا کام اپنے کمال کو پہنچ چکا ہے اور فتح و نصرت کا وقت آگیا ہے اور اب قومین فوج در فوج داخل ہونے والی ہین۔ تو اب وہ وقت آگیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اِس جہان فانی کو چھوڑ کر واصل باللہ ہو جاوین۔

افواج

جس سال یہ سورت نازل ہوئی اُس سال بہت سی قومین فوج در فوج اسلام مین داخل ہوئین۔ کیونکہ مکہ فتح ہو گیا تھا اور کفار کے سرغنہ سب ہلاک ہو چکے تھے اور کوئی رکاوٹ اب باقی نہ رہی تھی اور اسلام کی سچی اور راحت بخش تعلیم نے لوگون کے دلون مین گھر کر لیا ہوا تھا۔ صرف چند شریر لوگون کی شرارت کا خوف درمیان مین تھا۔ کیونکہ وہ زمانہ امن کا نہ تھا اور ہر ایک کو اپنی جان اور مال کا خطرہ رہتا تھا بالخصوص غربا، امرار کے بہت ہی زیر اثر تھے اور ان سے خوف کھاتے تھے۔ جب بڑے بڑے کفار ہلاک ہو گئے اور ان کے زور اور طاقت کی چار دیواری خاک مین مل گئی۔ تو لوگون کے دل سیلاب کی طرح اسلام کی طرف جھکے اور قبایل کے قبایل یک دفعہ اسلام مین داخل ہو گئے۔ چنانچہ بنی رسد اور قریظہ اور بنی حرہ اور بنی التبکا اور بنی الکنانہ اور بنی ہلال اور بلنجا اور نجب اور دارم اور دوسرے قبائل تمیم اور قبائل عبد القیس اور بنی سطے اور اہل یمن و شام و عراق وغیرہ اطراف و اکناف سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر مشرف بالاسلام ہوئے اور بہت جلد تمام جزیرہ نمائے عرب اسلام مین داخل ہو گیا اور جملہ قبائل عرب مین سے کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا۔ جس نے اظہار اسلام نہ کیا ہو۔

اھل یمن

ایک روایت مین ہے کہ اِس سورہ شریف مین الناس سے مراد اہل یمن ہین۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب یہ سورت نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ اکبر جاء نصر اللہ والفتح وجاء اھل الیمن قوم رقیقۃ قلوبہم الایمان یمان والفقہ یمان والحکمۃ یمانیۃ وقال اجد نفس ربکم من قبل الیمن۔ اللہ اکبر۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت اور فتح آئی اور اہل یمن آگئے۔ اہل یمن

ایک قوم ہے۔ جن کے دل نرم ہین اور اہل یمن اہل ایمان اور اہل فقہ اور اہل حکمت ہے اور فرمایا کہ مجھے یمن کی طرف سے تمہارے رب کی خوشبو آتی ہے۔ یعنے اہل یمن اہل اللہ ہین اہل یمن اس سورہ شریف کے نزول کے بعد ایمان لائے تھے۔

تسبیح۔ تحمید و استغفار اس مین اوّل تسبیح کا حکم ہے۔ پھر تحمید کا اور پھر استغفار کا۔ اس ترتیب مین یہ حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی صفات دو قسم ہین ایک صفات سلبیہ اور دوم صفات ثبوتیہ۔ صفات سلبیہ وہ ہین۔ جو اللہ تعالےٰ کا تمام نقائص سے پاک اور منزہ ہونا اور اعلےٰ و برتر ہونا ظاہر کرتی ہین سلبیہ کے معنے ہین۔ سلب کرنے والی۔ کھینچنے والی اور صفات ثبوتیہ وہ ہین۔ جو اللہ تعالیٰ کے اکرام اور عزت اور بلندی کا اظہار کرتی ہین اس ترتیب مین صفات سلبیہ کو پہلے ذکر کیا گیا ہے اور صفات ثبوتیہ کو ان کے بعد لیا گیا ہے۔ تسبیح اللہ تعالےٰ کی جلالی صفات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ وہ تمام بدیون سے منزہ بے عیب اور پاک ذات ہے۔ تم بھی اُس کی تسبیح کرو یعنے اس کا مقدس اور پاک ہونا بیان کرو۔ اور اس کی تحمید کرو کہ وہ تمام حمد کا مالک ہے اور سچی تعریف اُسی کے لائق ہے۔ اس کے بعد استغفار ہے۔ جو کہ انسان کو اپنے قصور نفس اور کمزوری کی طرف توجہ دلاتا ہے اور خدا تعالےٰ کی بخشش کی طرف انسان کو کھینچتا ہے۔ کہ اُس کے سوائے انسان کا گذارہ نہین۔ اور انسان کے نفس کامل کرنے والی وہی ذات پاک ہے۔ جس کے ساتھ سچے اور خالص تعلق کے ذریعہ سے انسان بدیون سے نجات پاسکتا ہے اور نیکیون کے حصول کی اس کو توفیق ملتی ہے۔

دین اللہ ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً۔ اور تونے لوگون کو دیکھا کہ وہ دین اللہ مین فوج در فوج داخل ہوتے اس جگہ دین اللہ سے مراد دین اسلام ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا مین لائے اور آنحضرت صلعم کی تبلیغ کا منشا یہی تھا۔ کہ مخلوق آلہی دین اللہ مین داخل ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور قرآن شریف کے کلام آلہی ہونے پر ایمان لاوے اور شعار اسلامی نماز روزہ حج زکوٰۃ کی پابند ہو۔ چنانچہ جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لیا۔ لوگون کا دین اللہ مین داخل ہونا تسلیم نہ کیا گیا۔ قرآن شریف مین اور جگہ دین کے معنون کی وضاحت کی گئی ہے۔ فرمایا ہے۔ اِنّ الدین عند اللّٰہ الاسلام۔ اللہ تعالےٰ کے حضور مین مقبول دین تو صرف اسلام ہی ہے اور فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ۔ اور جو شخص اسلام کے سوائے اور کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا۔ تعجب ہے کہ باوجود ایسی صریح آیات کے ہوتے اس زمانہ مین ڈاکٹر عبد الحکیم خان جیسیون کی عقل ایسی ماری گئی ہے کہ وہ کہتے ہین۔ کہ آنحضرت پر ایمان لانا اور قرآن شریف پر عمل کرنا کچھ ضروری نہین۔ اور نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کی پابندی کی کوئی حاجت نہین اور اسلام مین داخل ہونا ایک بے فائدہ امر ہے۔ صرف اللہ کو مان لو کہ وہ ہے اور اچھے اچھے کام کرو۔ جو تمہاری نگاہ مین اچھے ہون (خواہ نیوگ ہی کیون نہ ہو) تو بس نجات پا جاؤ گے۔ لفظ دین کے واسطے اور الفاظ بھی قرآن شریف مین آئے ہین۔ جیساکہ **ایمان**۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فاخرجنا من کان فیھا من المومنین فما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین یعنے وقت عذاب مومنون کو وہان سے نکالدیا اور اس مین مسلمانون کا صرف ایک ہی گھر ملا۔ اور صراط جیساکہ فرمایا ہے۔ صراط اللّٰہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض۔ راہ اللہ کی وہ اللہ کہ آسمان و زمین جو کچھ ہے۔ سب اُسی کا ہے اور ایسا ہی دین کے واسطے اور بھی نام ہین۔ جیساکہ کلمۃ اللّٰہ اور نور اور ھدیٰ اور عروہ اور حبل اور صبغۃ اللّٰہ اور فطرۃ اللّٰہ۔

فضائل سورۃ النصر حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ سب سے آخر جو سورت بہ تمام وکمال اور پوری اتری وہ بھی سورۃ النصر ہے۔ اس کے بعد کوئی پوری سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل نہین ہوئی۔ ایک حدیث مین آیا ہے کہ یہ سورت ربع القرآن ہے۔ یعنے قرآن شریف کی چوتھائی کے برابر ہے یہ فضیلت بلحاظ اس شاندار پیشگوئی کے معلوم ہوتی ہے۔ جس پر وہ مشتمل ہے اور بلحاظ ان احکام تسبیح اور تحمید اور استغفار کے ہے۔ جو کہ انسان کو اپنے کمال پر پہنچانے کے واسطے کمال درجہ کے ہتھیار ہین۔ اِسی سورہ شریف نے کفار مکہ کو باوجود ایسی سخت بغاوتون اور سرکشیون کے اور اذیت رسانیون کے فتح مکہ کے وقت ہر طرح کے عذاب سے بچالیا اور آنحضرت نے اپنے خلق عظیم کے ساتھ سب کو معاف کردیا اور فرمایا لا تثریب علیکم الیوم۔ بلکہ ان کے گناہون کے واسطے خدا تعالےٰ کے حضور مین معافی چاہی کیونکہ استغفر اللّٰہ کا لفظ اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ کے حضور مین گنہگارون کے واسطے شفاعت کرین اور ان کو عذاب مین گرنے سے بچادین۔

نئی فوجین یہ اللہ تعالیٰ کی فتح و نصرت کا وعدہ اور قومون کے فوج در فوج اسلام مین داخل ہونے کی پیشگوئی جو اس سورہ شریف مین کی گئی ہے اگرچہ اس کے پورا ہونے کا ابتدا آنحضرت صلعم کے زمانہ مین ہوا۔ تاہم چونکہ مذہب اسلام ہمیشہ کے واسطے ہے۔ اسواسطے ظلی طور پر جب کبھی ضرورت ہو۔ یہ وعدہ پورا ہوتا ہے چنانچہ اس زمانہ مین بھی جب کہ اسلام بہت ضعیف ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے ایک فرستادہ کے ذریعہ سے یہ خوشخبری دوبارہ سنائی ہے کہ اس کی طرف سے اسلام کے واسطے فتح اور نصرت کا وقت پھر آگیا ہے اور لوگ فوج در فوج اسلام مین داخل ہون گے اور پھر اسلامیون مین وہی روحانیت پھونکی جائے گی۔ مبارک ہین وے جو تکبیر کرین اور خدا کے کام کی عزت کرین تاکہ ان کے واسطے بھی عزت ہو۔ اے خدا ہمارے گناہون کو بخش اور اپنے وعدون کو پورا کر کہ تو سچے وعدون والا ہے۔ اسلام کی عزت کو دنیا مین قائم کردے اور اسلام کے دشمنون کو ذلیل اور پست اور ہلاک کردے خواہ وہ اندرونی ہون خواہ بیرونی۔ کیونکہ اب تیری قدرت نمائی کا وقت ہے اور تو بڑی طاقتون والا خدا ہے آمین ثم آمین۔

اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سورۃ الکفرون کی تفسیر درج اخبار ہوگی۔

ایڈیٹر صاحب یونین گزٹ بریلی نے اپنے اخبار مطبوعہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں ایک منصفانہ مضمون اس امر پر لکھا ہے کہ کسی نبی یا ولی کے کسی پیرو اور مرید کا اس سے مرتد ہونا اس بزرگ کے کذب وصدق پر دلالت کر سکتا ہے یا نہین۔ ایڈیٹر صاحب مذکور خود بھی لکھتے ہین اور ہے بھی صحیح کہ نہ وہ احمدی ہین اور نہ اس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے ہین بلکہ محض اظہار حق کے واسطے کج بحث مولویون کو عقل سکھاتے ہین کہ وہ ایسا طریق اختیار نہ کرین جس سے خود اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام پر اعتراض وارد ہو۔ چونکہ یہ مضمون ایک غیر احمدی نے نہایت انصاف پسندی کے ساتھ لکھا ہے۔ اس واسطے ہم اس کو اخبار مین نقل کرتے ہین۔ ممکن ہے کہ ہمارے مخالف مولوی صاحبان یہ فرما دین کہ یہ ایک اخبار کا ایڈیٹر ہے۔ اس کو دینی معاملات کی کیا خبر۔ لیکن معاملہ زیر بحث کوئی ادق فقہی مسئلہ نہین۔ اور مضمون کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ جسقدر دینی غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جوش اس مضمون نویس مین ہے۔ اگر اتنا ہمارے مخالف صاحبان مین ہوتا۔ تو کوئی فتنہ ہی برپا نہ ہوتا۔ کاش کہ مولوی ثناء اللہ اہل حدیث اور اس جیسون مین کچھ بھی تقوی کی بو ہوتی۔ تو وہ تقوے کے یہ معنے نہ کرتے۔ کہ آدمی چوری کرے جھوٹھ بولے زنا کرے مگر پھر متقی کا متقی رہتا ہے (ایڈیٹر)

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو کلام ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہیں ناگوار ہوتا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نام سے مذہبی وعلمی دنیا بخوبی واقف ہو چکی ہے اور آپ کا شہرہ ہندوستان کی چار دیواری سے نکلکر چار دانگ عالم مین پھیل چکا ہے۔ عام خیال تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود معہ جسم زندہ آسمان پر چلے گئے ہین اور آخر زمانے میں وہی آسمان پر سے اوترینگے اور وہی مسیح موعود ہین لیکن مرزا صاحب اس کے خلاف یہ فرماتے ہین کہ وہ مسیح علیہ السلام جو نبی اسرائیل مین نبی ہو کر تشریف لائے تھے فوت ہو گئے اور آنیوالا مسیح اسی امت کا ایک فرد ہے جس کو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح ابن مریم کا خطاب عطا فرمایا ہے اور وہ مسیح موعود مین ہون اس دعوے مین دو امر بحث طلب معلوم ہوتے ہین اول یہ کہ آیا حضرت مسیح زندہ آسمان پر چلے گئے ہین یا فی الحقیقت فوت ہو گئے۔ دوسرے یہ کہ آیا مسیح موعود ہونے کی قابلیت مرزا صاحب مین پائی جاتی ہے یا نہین۔ ترتیب کے لحاظ سے پہلے بحث امر اول یعنی حیات و وفات حضرت مسیح مین ضروری معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر حیات مسیح ثابت ہو جائے۔ تو پھر مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے مین بحث کرنے کی ضرورۃ باقی نہین رہتی۔ لیکن اگر حیات ثابت نہ ہو بلکہ وفات بپایہ ثبوت پہنچ جائے تو پھر مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے مین بحث کرنے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ یون تو ہمارے علماء نے اس مسئلہ مین بڑی گو تو مین کی بہت سے رسالے اور کتابین لکھین لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس سیدھے اور صاف طریقہ کو چھوڑ کر اس معاملہ مین ایسی ایسی عجیب عجیب کارروائیون سے کام لیا ہے۔ جنھون نے طالبان تحقیق کو حیرت مین ڈالدیا۔ ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ مرزا کو معجزات انبیاء سے انکار ہے دوسرے لکھتے ہین۔ وہ تو وجود ملائکہ سے بھی منکر ہے۔ تیسرے مظہر ہین۔ وہ تو حشر و نشر دوزخ وجنت وغیرہ کو بھی نہین مانتا۔ چوتھے رقمطراز ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا تو اُسے تسلیم نہین۔ بلکہ وہ تو آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کو گالیان دیتا اور تمام انبیاء کی سخت توہین کرتا ہے۔ خدا کے فرزند ہونے کا مدعی ہے بلکہ اپنے آپ کو خدا کا باپ بتاتا ہے۔ نعوذ باللہ من الھفوات

لیکن جب مرزا صاحب کی وہ کتابین دیکھی جائیں جن کا مولوی صاحبان حوالہ دیتے ہیں۔ تو دیکھنے والون کو ان بزرگوار مولوی صاحبان کی حالت پر رحم بھی آتا ہے اور غیظ بھی۔ ایک مولوی صاحب اپنے اشتہار مین لکھتے ہیں۔ کہ مرزا نے حضرت عیسےٰ کی نبوت سے قطعی انکار کیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ عیسےٰ کی نبوت پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوتی۔ بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ لیکن جب اعجاز احمدی کا صفحہ ۱۳ جس کا حوالہ مولوی صاحب نے دیا تھا۔ دیکھا گیا۔ تو اس کی عبارت کا مفہوم یہ معلوم ہوا۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت حضرت عیسے کا کہین بھی انکار نہیں کیا بلکہ جا بجا اقرار کیا ہے۔ ہان یہ البتہ لکھا ہے۔ کہ قرآن شریف کو اگر علیحدہ کر لیا جائے۔ تو پھر حضرت مسیح کی نبوت پر کوئی دلیل قایم نہیں ہوتی۔ جس کا بہت کھلا ہوا مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن شریف سے تو حضرت مسیح کی نبوت ثابت ہے۔ ہاں کسی اور ذریعہ سے ثابت نہیں پھر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا قرآن شریف کو ایک باطل کتاب بتاتا اور کہتا ہے کہ قرآن ایک جھوٹی کتاب ہے۔ جبھی تو اس میں مسیح کا نبی ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن جب مرزا صاحب کی کتاب اعجاز احمدی کا صفحہ ۱۳ دیکھا جائے۔ تو یہ مضمون ملتا ہے۔ کہ یہ قرآن شریف کا احسان ہے۔ کہ حضرت مسیح کے نبی ہونے کا اقرار کر دیا اور اسی وجہ سے ہم اُن پر ایمان لائے۔ کہ وہ سچے نبی ہین اور برگزیدہ ہین اور اُن تمام تہمتون سے معصوم ہین۔ جو ان پر اور ان کی ماں پر لگائی گئی ہیں۔ العجب ثم العجب مرزا صاحب تو یہ لکھین کہ ہم حضرت مسیح پر

ایمان لائے وہ سچے نبی تھے اور ہم اُن کو ان تمام تہمتوں سے جو اُن پر اور اُن کی ماں پر لگائی گئیں معصوم سمجھتے ہیں۔ مگر مولویصاحب فرمائین۔ کہ مرزا تو حضرت عیسٰے کی نبوت کا قطعی منکر ہے وہ تو ان کو ماں بہن کی گالیاں دیتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر مولوی صاحب فرماتے ہین۔ کہ مرزا نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۳ مین لکھا ہے۔ کہ عیسٰی کو شیطانی الہام ہوا کرتے تھے۔ لیکن جب کتاب دیکھی جاوے۔ تو یہ مضمون ملیگا۔ کہ انجیل مین تو یہ لکھا ہے۔ کہ کبھی کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوا کرتے تھے۔ مگر اسلام کی حدیثوں میں آپ کی یہ صفات لکھی ہین۔ کہ خدا تعالٰی نے شیطان سے آپ کو محفوظ رکھا۔ کبھی آپنے شیطان کی پیروی نہین کی۔ ایک شریر یہودی اپنی کتاب مین لکھتا ہے۔ کہ ایک مرتبہ آپ کسی بیگانہ عورت پر عاشق ہو گئے تھے۔ لیکن جو بات دشمن کے مونھ سے نکلے۔ وہ قابل اعتبار نہین آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہین وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتین لگاتے ہین۔

اب مولوی صاحبان کا تو وہ ارشاد ہے اور مرزا صاحب یہ فرماتے ہین۔

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

اسی قسم کے نہ ایک دو بلکہ صدہا وہزارہا اعتراض ہین۔ جو مولوی صاحبان کی طرف سے کئے جاتے ہین۔ کاش! ایسے اعتراضون سے تو خاموشی ہی اختیار کی جاتی تا کہ حضرات مولویصاحبان اتہام سازی کے گناہ سے محفوظ رہتے۔

اگرچہ ہم کو مرزا صاحب سے کسی قسم کا تعلق

وواسطہ نہین ہے۔ تاہم مولوی صاحبان کی ان خلاف دیانت اور امانت کارروائیون کو ہم نے ہمیشہ نفرت سے دیکھا ہے اور ہمارے خیال مین ہر منصف مزاج واعتدال پسند انسان خواہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کا کیسا ہی مخالف کیون نہ ہو۔ اس قسم کی بے ہودہ اور نامعقول حرکتون کو تو کبھی پسند نہین کریگا۔ یہ حرکتین جس قدر قابل نفرت اور لائق کراہیت ہین ظاہر ہی ہے۔ لیکن ابھی حال مین پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کاٹنے کی جو تازہ مثال قایم کی گئی ہے۔ وہ تو ردہی دینے کے قابل ہے

ناظرین! اسے ملاحظہ فرماوین اور سوچین۔ کہ جوش نفسانیت وتعصب نے ہمارے علماء کو کہان سے کہان تک پہنچا دیا ہے۔ مرزا صاحب کے ایک مرید تھے **ڈاکٹر عبدالحکیم خان** ابھی کچھ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ وہ مرزا صاحب سے پھر گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی بات ایسی نہیں تھی جس کو حیرت کی نظر سے دیکھا جاتا نہ یہ کوئی ایسا امر تھا جس سے مرزا صاحب کے سچے یا جھوٹے ہونیکا نتیجہ نکالا جائے۔ مگر مولوی صاحبان کو اس سے کیا غرض۔ انہوں نے بلا تامل کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے۔ اس لئے اب مرزا صاحب کے کاذب ہونے مین کچھ بھی شک نہین رہا۔ اگر مرزا کاذب نہ ہوتا۔ تو **عبدالحکیم خان** اس سے کیون پھر جاتے اور چونکہ وہ پھر گئے لہذا مرزا کاذب ہے یہ خلاصہ ہے مولوی صاحبان کے اُن خیالات کا جو اس معاملہ مین انہون نے ظاہر کئے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مولویصاحبان نے مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ تو گھڑ لیا کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے۔ لیکن یہ نہ دیکھا کہ یہ قاعدہ مرزا صاحب کو لوگون کی نظر میں جھوٹا بنا سکے یا نہ بنا سکے۔ مگر اسلام کا قلع قمع ضرور کئے دیتا ہے۔ اس لئے کہ حضرت موسٰے علیہ السلام کے بہت سے مُریدان سے پھر گئے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواری مُرتد ہوئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بعض بدبختون اور بدقسمتون نے روگردانی کی۔ اب اگر مولوی صاحب کے فرمانے کے مطابق مرید کے مرتد ہو جانے کو پیر کے کاذب ہونے کی دلیل مانا جاوے۔ تو پھر ساتھ ہی ہمارے انبیاء کو بھی جھوٹا ماننا پڑیگا۔ معاذ اللہ من ذلک۔ مولوی صاحبان نے بظاہر تو حضرت مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ گھڑا لیکن فی الحقیقت مخالفین اسلام کے ہاتھ مین ایک تیز حربہ دیدیا ہے کہ جب جی چاہے اسلام پر چلائین۔ اور مسلمانون کو ناقابل برداشت نقصان پہنچاوین۔ مثلاً اگر کوئی شخص مخالفین اسلام مین سے مولویصاحبان کے قاعدہ کا حوالہ دیکر یہ کہے کہ موسے علیہ السلام سچے نبی نہین کیونکہ اُن کے اکثر مرید اُن سے منحرف ہو گئے تھے پھر وہ یہ کہے کہ مسلمان حضرت عیسٰے کو نبی مانتے ہین حالانکہ وہ ہرگز ہرگز نبی نہین تھے کیونکہ اُن کے حواری بھی اکثر مرتد ہوئے تھے۔ پھر وہ مولوی صاحب کا وہی قاعدہ باآواز بلند لوگون کو سُنا کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کا بھی انکار کرے اور کہے کہ وہ سچے نبی کیونکر ہو سکتے ہین جبکہ مسلمانون کے مولوی صاحبان صاف اقرار کر چکے ہین کہ مرید کا پھر جانا مُرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے اور مسلمانون ہی کی کتابون سے یہ بھی ثابت ہے کہ اُن کے نبی سے بھی بہت سے لوگ مرتد ہوئے ہین اور اُسی پر اکتفا نہ کر کے وہ زمانہ گذشتہ کے ساتھ زمانہ حال کے مرتدین کی ایک لمبی فہرست بھی مولوی صاحب کے آگے رکھے اور مولوی صاحب سے کہے کہ حضرت مولوی صاحب مسیلمہ کو تو آپ جانتے ہی ہون گے اور عبداللہ سے بھی آپ بخوبی واقف ہون گے اور اگر کہیں بھول گئے ہون تو پادری عماد الدین۔ پادری صفدر علی۔ پادری حسام الدین پادری احسان اللہ کو تو غالباً نہ بھولے ہون گے۔ اور اگر اُن کو بھی فراموش کر گئے ہون۔ تو ڈاکٹر احمد شاہ شائق حافظ احمد مسیح ماسٹر عبدالغفور کو تو نہ بھولے ہون گے۔ پھر وہ خوب جتا کر بلکہ مولوی صاحب کا نشانہ ہلا کر کہے۔ کہ حضرت مولویصاحب اول الذکر دو شخص ان لوگون مین سے ہین۔ جو آپ کے نبی کے زمانہ مین مرتد ہوئے تھے۔ مسیلمہ وہ جس نے نہ صرف یہ کہ اسلام سے روگردانی کی بلکہ نبوت کا دعوے بھی کیا تھا اور عبداللہ وہ جو نبی عربی صلعم کی وحی لکھنے کے معزز عہدے پر مامور تھا۔ باقی لوگ آپ کے ہمعصر ہین جو اُسی زمانے مین وقتاً فوقتاً مرتد ہوئے۔ آخر الذکر تین آدمی تو بہت ہی تھوڑا زمانہ ہوا کہ اسلام سے روکش ہوئے ہین۔ ڈاکٹر سید احمد شاہ نے مذہب عیسوی اختیار کر لیا اور اسلام کی رد مین کتاب امہات المومنین لکھی۔ حافظ احمد مسیح بھی عیسائی ہوا اور اُس نے بھی کئی کتابین تصنیف کین اور علماء دہلی کو بھی مباہلہ کے لئے بار بار للکارا۔ عبدالغفور اسلام چھوڑ کر آریہ بنا اور دھرم پال کے نام سے مشہور ہو کر ترک اسلام اور تہذیب الاسلام دو کتابین تصنیف کین۔ پس اے حضرت مولوی صاحب جب آپ کے نبی کے پیروان کی وفات کے بعد ہی مرتد ہوئے اور خاص ان کے زمانہ حیات مین بھی تو پھر آپ کو اُن کی نبوت سے انکار کر دینے اور اسلام کو خیرباد کہہ کر کسی اور گھر کی راہ لینے مین کیا پس وپیش۔

بس ہو چکی۔ نماز مصلے اٹھائیے۔ اس لئے کہ آپ خود ہی تو یہ تسلیم فرما چکے ہین بلکہ اس قاعدہ کے موجد ہین کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے۔ اور آپ تو ایک ہی مرید کے مرتد ہو جانے پر پیر کے کاذب ہو جانے کا نتیجہ لگا لیتے تھے۔ مگر آپ کے نبی کے تو بہت سے مرید مرتد ہوئے۔ پھر تامل کیسا۔ مسجد کو سلام کیجئے اور گرجے یا مندر کی راہ لیجئے۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ مولوی صاحب کی طرف سے اس مضمون کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔ خیر مولوی صاحب کی طرف سے جواب ہونے نہ ہونے کا تو چندان خیال نہین۔ اس لئے کہ اُن کو تو اپنی زبان سے ملزم بنے۔ اور پھر ڈھٹائی سے تو تو مین مین کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ وہ تو موقعہ بموقعہ جو چاہین گے۔ فرماتے چلے جائینگے۔ لیکن خیال جو کچھ ہے۔ وہ اُن عوام اہل اسلام کا ہے جو بے علمی و نافہمی کی وجہ سے مولوی صاحب کے اس قاعدہ کو صحیح تسلیم کر چکے ہون۔ ان پہ اس تقریر کا کیا اثر ہوگا اور جب وہ ایک طرف یہ دیکھین گے کہ ہمارے جبہ پوش وعمامہ بند مولوی صاحبان یہ بیان فرما چکے ہین کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کا ثبوت ہے اور دوسری طرف ان کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ انبیاء علیہم السلام اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بلا شبہ و شک لوگ مرتد ہوئے ہیں۔ تو وہ کس نتیجہ پر پہونچینگے اور ان کے دل پر کیا گزرے گی۔ مولوی صاحبان مرزا صاحب کے جھٹلانے اور کاذب ٹھیرانے کو تائید اسلام قرار دیتے ہین۔ لیکن یہ تو خوب ہی تائید اسلام ہے۔ جو اسلام کی جڑ ہی کاٹے دیتی ہے۔ خدا ان مولویون کی حالت پر رحم فرمائے اور ان کو ہوش دے۔ یہ تو حد سے گزر گئے۔ جوش تعصب مین جا و بیجا کچھ نہین دیکھتے۔ بس کفر کا فتوے دینا جانتے ہین اور ان کو ذرا سی بات پر مخالفت کے لئے تل جانے سے غرض خواہ اس مخالفت سے اسلام کو ضرر ہی کیون نہ پہونچتا ہو ان کو اپنے مخالف پر اعتراض جڑ دینے سے سروکار۔ خواہ وہ اعتراض کیسا ہی لچر اور پوچ کیون نہ ہو۔ ان کو نکتہ چینی سے مطلب۔ خواہ اس نکتہ چینی کی زد ان کے کسی مسلم بزرگ پر ہی کیون نہ پڑتی ہو۔ ان کو اپنے مخالف کے قول کی تردید سے کام۔ خواہ وہ قول کیسا ہی موافق قرآن و حدیث کیون نہ ہو وہ کچھ نہین دیکھتے۔ کہ ہمارے قول کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ ذرا بھی

نہین سوچتے۔ کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہین۔ اس سے کہین مسلمات پر پانی تو نہین پھرا جاتا۔ اسلام کو نفع پہونچے یا نقصان۔ ان کا مدعا تو یہ ہے۔ کہ کسی طرح ہمارے مخالف سے لوگ بھڑک جائین کسی ولی یا نبی کی تکذیب لازم آجائے تو بلا سے آجائے مگر وہ چاہتے ہین کہ ہمارا مخالف اعتراضون کی بوچھار سے نہ بچنے پائے۔ انہون نے اس قسم کی کارروائیون کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے۔ وہ جانتے ہین کہ جھوٹے الزام لگا کر ہم اپنے کسی مخالف پر فتح پا جائین گے حالانکہ ان نامعقول حرکتون سے کسیکو سچی کامیابی حاصل نہ ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے ہمیشہ ایسی حرکتون کا انجام ذلت و رسوائی ہوا ہے۔

اجی صاحب کون کہتا ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید نہ کی جاوے۔ جو علماء مرزا صاحب کو حق پر نہین سمجھتے

ان کا تو باعتبار علماء دین و پیشوائے ملت ہونے کے فرض منصبی ہی یہی ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید کرین اور عوام اہل اسلام کو مرزا صاحب کا دعوی قبول کرنے سے باز رکھنے مین ساعی ہون۔ لیکن یہ فرض عقلی و نقلی دلائل پیش کر کے اور پند و نصیحت فرما کر ادا ہونا چاہیئے نہ کہ لغو الزامات لگا کر اور شرمناک بہتان لگا کر یا بیہودہ قواعد گھڑ کر۔ اس مین شک نہین کہ اس قسم کی کارروائیون سے ابتداء مین عوام کو مرزا صاحب کی طرف سے نفرت و بیزاری پیدا ہو جاتی ہے اور جب وہ مولویصاحبان کا یہ بیان پڑھتے ہین کہ مرزا صاحب نے پیغمبرون کو گالیان دی ہین آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کی سخت توہین کی ہے۔ اپنے آپکو خدا کا بیٹا اور پھر خدا کا باپ لکھا ہے۔ تو جوش کا ایک دریا ان کے دلون مین موجین مارنے لگتا ہے لیکن جیسے لوگون کو یہ معلوم ہوتا جاتا ہے کہ یہ سراسر اتہام ہین جو تعصب اور جوش نفسانیت کی وجہ سے لگائے گئے ہین ویسے ویسے لوگ بجائے مرزا صاحب سے متنفر ہونے کے مولویصاحبان سے بیزار ہوتے جاتے ہین۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ اتہام لگانیوالے اتہام لگانے کی وجہ سے گنہگار اور خدا کے مجرم بھی بنتے ہین اور پھر جس غرض سے یہ حرکت گوارا کرتے ہین۔ وہ غرض بھی حاصل نہین ہوتی۔ جس سے ہم کو اختلاف ہو۔ اُس کی تردید کرنے کا حق تو ہم کو ضرور حاصل ہے۔ لیکن کیا ہم اسپر جھوٹے الزام

لگانے اور اس کی عبارتون کا اس کے منشاء کے خلاف مطلب بیان کرنے کے بھی مجاز ہین اور کیا ہم کو یہ بھی لازم ہے کہ اس کی تردید کی غرض سے ہم ایسے کلمات زبان سے نکالین۔ جن سے ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تکذیب لازم آتی ہو۔ استغفر اللہ استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اگر ہم خدانخواستہ ایسا کرین۔ تو ہم سے زیادہ بدقسمت و بدبخت اور کون ہو سکتا ہے۔ کاش! حد سے متجاوز ہو کر افراط و تفریط کی راہ اختیار کر لینے والے ایک سنجیدہ اور حق پسند دل سے ہماری اس تحریر پر غور فرمائین۔

ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ کسیکی تائید و تردید کے خیال سے ہرگز ہرگز نہین لکھا بلکہ محض اس وجہ سے لکھا ہے کہ ہماری نظر مین جھوٹے الزام لگانا سخت نامعقول

حرکت ہے اور پھر کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکالنا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی توہین لازم آتی ہو۔ اس سے بھی زیادہ نامعقول و باعث روسیاہی ہر دو عالم مولوی صاحبان کی تو تو مین مین اور ان کی خلاف انصاف کارروائیان تو ہم مدت سے دیکھ رہے ہین۔ مگر ہم نے کبھی دخل نہین دیا۔ لیکن یہ پچھلی کارروائی دیکھ کر ہم سے ضبط نہ ہو سکا اور ضبط ہوتا تو کیونکر مولوی صاحب کے اس قاعدہ کی رو سے تو مسلمانون پہ وہ الزام قائم ہوتا ہے جس کا کوئی جواب نہین ہو سکتا اگر مولویصاحب کا یہ قاعدہ صحیح ہے کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے تو پھر مسلمانونکیواسطے اس سے زیادہ ماتم کی اور کونسی بات ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے نبی کے پیرو بھی مرتد ہوئے ہین لیکن ہم پکار کر کہتے ہین کہ یہ مولوی صاحب کی من گھڑت ہے جس کی حقیقت میں کوئی اصلیت نہین ہے اور مرید کا پھر جانا ہرگز ہرگز مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل نہین نہ عقلاً نہ نقلاً۔ بدبخت و بد سرشت مرید ہمیشہ اپنے مقدس و راستباز مرشدون سے مرتد ہوتے رہے ہین۔ اگر ان کے ارتداد کو کسی مقدس کے کاذب ہونیکا ثبوت سمجھا جاوے تو پھر کسی ایک نبی کا صادق ثابت کرنا بھی محال قطعی ہو جائیگا چونکہ مولوی صاحب کا یہ قاعدہ عقل و نقل کے

بالکل ہی خلاف ہے اور اس سے تمام نبیون اور پھر سردار انبیاؐ کا (نعوذ باللہ) جھوٹا ہونا لازم آتا ہے اس لیئے ہم اس سے بہ تمام تر صفائی نفرت و بیزاری ظاہر کرتے ہین اور چونکہ ہم کو ایسے الفاظ نہین ملتے جن کے ذریعہ سے ہم اپنی نفرت و بیزاری کا جیسا کہ چاہیئے اظہار کر سکین اس لیئے ہم اپنے اخبار کے ناظرین سے ملتجی ہین کہ جو الفاظ ان کی نظر مین اظہار نفرت کے لیئے زیادہ سے زیادہ مناسب معلوم ہوں وہ ہی ہماری طرف سے ہی تصور فرماوین۔

ایسے قاعدہ سے جس کا عقل و نقل دونون سے ثبوت نہ ہو۔ نفرت! نفرت!! نفرت!!!

ایسی تردید سے جس کی بنیاد جھوٹے الزامات پر ہو بیزاری! بیزاری!! بیزاری!!!

ایسے قاعدہ پر جن سے آنحضرتؐ کی ذات بابرکات پر زد پڑتی ہو لعنت! لعنت!! لعنت!!!

ہم ظاہر کر چکے ہین کہ ہمکو نہ جناب مرزا صاحب سے کچھ مطلب ہے نہ اُنکے دعوے سے کچھ سروکار ہمنے جو کچھ لکھا ہے۔ اظہار حقیقت الامر کی غرض سے اور مخلوق خدا کو مغالطہ سے بچانے کیواسطے لکھا ہے لیکن اگر کوئی صاحب اس سچی اور بلا رو رعایت بیان سے جھلا کر ہم کو بھی کوئی خطاب عطا فرماوین یعنی قادیانی کافر یا مرزائی ملحد کہنا شروع کردین یا یہ فتویٰ صادر فرماوین کہ ایڈیٹر یونین گزٹ سے تماشہ کیطور پر بھی بات کرنا اپنی مان کے ساتھ ستر ہزار بار زنا کرنے کے برابر ہے تو ہمکو اسکی بھی مطلق پروا نہین کیونکہ ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی حمایت کے خیال سے لکھا ہے اس پر اگر ہم کو کافر کہا جائیگا تو ہم اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھین گے بالآخر ہم یہ کہکر اس مضمون کو ختم کرتے ہین کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب جن کی ہمارے علماء آجکل بڑی تعریفین کر رہے ہین اور ہمارے بعض معاصرین نے جن کے مضامین کو بڑی خوشی سے شائع کیا ہے ایک نہایت ہی خطرناک آدمی ہین۔ ہمنے ان کی عجیب غریب تحریرون کو پڑھا ہے اور ان کے رسالہ کو وہ صفحہ بہت ہی غور سے دیکھا ہے۔ جس مین انہون نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا مدار نجات نہین ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے بھی اگر اعمال صالحہ بجا لائین۔ اور خدا کی وحدانیت کے قائل ہون۔ تو ضرور نجات پائین گے۔ تعجب کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان جو نجات کے لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہ سمجھین۔ وہ تو آجکل ہمارے علماء اور بعض ایڈیٹران اخبار کے نزدیک مسلمان اور بہت بڑے مسلمان لیکن مرزا صاحب جنہون نے اسی وجہ سے ڈاکٹر عبد الحکیم کو عاق کر دیا اور جو یہ کہتے ہین کہ نجات پانا آنحضرت کو نبی مان لینے اور آپ پر ایمان لانے پر منحصر ہے۔ وہ کافر اور کٹر کافر۔ بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

افسوس کہ مرزا صاحب سے بغض کی وجہ سے لوگون نے یہ بھی نہ سوچا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب فرما رہے کیا ہین۔ بس صرف اتنا دیکھکر کہ وہ مرزا صاحب سے مخالف ہو گئے ہین۔ ان کی ہان مین ہان ملانی شروع کر دی۔ ہم کو اس کارروائی سے بھی سخت اختلاف ہے، اور ہم اس معاملہ مین مرزا صاحب کو بالکل حق پر سمجھتے ہین۔ اور ان کے اس قول کو کہ نجات کیواسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے بالکل راست و صحیح قرار دیتے اور نہایت وقعت سے دیکھتے ہین۔

ہم کو عبد الحکیم خان صاحب مسلمان کے قول سے مرزا غلام احمدؐ کافر کا یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نجات پانا ممکن نہین ہے بہت زیادہ محبوب و مرغوب ہے۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے رسالہ ذکر الحکیم نمبر ۴ پر جو اسوقت بھی ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے۔ ریویو لکھین۔ اگر ہمنے موقع پایا تو انشاء اللہ ہم جلد اُسے شائع کر سکین گے۔

درخواست دُعا۔ مجھے ایک سخت مشکل درپیش ہے احمدی احباب دُعا کرین کہ مولا کریم اپنا فضل و کرم کرے۔ خاکسار ملک غلام احمد احمدی کشمیر

ع ۲ برادرم سید غلام احمد صاحب مہجور کشمیری تا ہنوز پوری طور پر صحت یاب نہین ہوئے۔ لہذا احباب دعا فرماوین کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرماوے۔ خاکسار محمد حسین

رسید زر

۲۳- اکتوبر ۱۹۰۶ء - ۶۵۳ - ناظر حسین صاحب ۱۲/۶
۲۳- " " " - ۶ - حسن موسیٰ خانصاحب ۱۲/
۲۵- " " " - ۱۲۵۹ - الٰہ بخش صاحب عا/
۲۵- " " " - ۶ - مجید حسن صاحب ۸/
۲۶- " " " - ۶۷۹ - محمد دین صاحب عہ/
۲۶- " " " - ۱۰۸۳ - حاجی الٰہی بخش صاحب ۱۲/۶
۲۷- " " " - ۱۲۴۵ - شریف علی صاحب ۱۲/۶
۳۱- " " " - ۸۲۹ - جلیل احمد صاحب سے/
۳۱- " " " - ۷۷۵ - قاضی حبیب اللہ صاحب ۱۲/۶
۳۱- " " " - ۱۱۹۹ - نظام الدین صاحب للعہ/
یکم نومبر ۱۹۰۶ء - ۶ - غلام رسول صاحب ۸/عہ

نرخ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۶	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۸	۴	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱¼
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

(۱) اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہین۔

(۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸/ فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸/ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۳) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۴) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرین ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اُجرت واپس کر دی جاوے گی۔

رمضان شریف مین رعایت

براہین احمدیہ مکمل نئی

رمضان شریف مین رعایتی قیمت ۲؎۔ جلد
کی قیمت ۱۲؎

دُرّ ثمین (مکمل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام
مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام
کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

شائع شدہ نظمین

نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸×۲۳ کے ۱۲
صفحو نکی موزون جیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت
پر نیانی جلدین بندھ کر طیار ہو گئی ہے - ہمنے احباب کے
آرام کیلئے اسمین ایک بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو فارسی
نظمون کے دو حصے کر کے ان کو علیحدہ علیحدہ نمبر دیدئے
ہین جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی
کوئی نظم فارسی یا اُردو مین شائع ہو گی تو ہم اسی تقطیع پر
اُسے آگے کے نمبر لگا کر چھپا دینگے اور وہ بھی قیمت پر خریداران
کو بھیجدیگے جو اسی کتاب مین با آسانی لگا سکینگے اس طرح سے
انکی کتاب ہمیشہ مکمل ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ ہوگی قیمۃ معہ
جلد صرف آٹھ آنے - محصول و پیکنگ بذمہ خریدار
رمضان شریف مین نو آنے فی جلد کے بہ
دفتر اخبار بدر - قادیان ضلع گورداسپور

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مُفت کس طرح ملسکتا ہے
اُس کی یہ صورت ہے - جو صاحبان ابتک اس اخبار
کے خریدار نہین ہین اور اب خریدنا چاہین وہ ایکسال
کا چندہ پیشگی عطا فرماوین یا بذریعہ وی پی منگوائین
اور ان کا ارسال کردہ چندہ سنہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار
ہوگا اور سنہ ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار اُن کی درخواست
کے دن سے لے کر اخیر سنہ ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت
مین ارسال ہون گے - وہ سب بلا قیمت
ہون گے - لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل
سکین گے - درخواست پہنچنے کی تاریخ سے
لے کر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت
ملتے رہین گے - امید ہے کہ بہت سے
دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی
کوشش کرین گے -

محمد صادق عفی اللہ عنہ مینجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری
جن لوگوں کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے
یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا
ہوتی ہین ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے
خط و کتابت کر کے علاج کراوین خدا کے فضل سے انشاء اللہ
اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے
اقرار نامہ اشٹامپ پر تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا
ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرین گے - ان کا علاج اندک خرچ دوا کیگر
کیا جائیگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نفرماوین بلکہ ہم
دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر مین
دُھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب
روز افزون ترقی کر رہا ہے - اور قادر خداتو
خدا ہے مگر اسی نے دواؤن مین تاثیر رکھی ہے -
المشتہر
محمد حسین احمدی طبیب مہتمم کارخانہ بقائے
نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معماران

رمضان شریف اور مفرح عنبری

رمضان شریف کے تشریف لاتے سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ روزہ دار مفرح عنبری کس طرح اور کس وقت استعمال فرمائینگے۔ لہذا عام اطلاع کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کہ روزدار لوگ اگر کسی اور چیز کی بجائے مفرح عنبری سے ہی روزہ افطار کرین اور اوپر پلو بھر دودھ پی لیا کرین تو بہ نسبت اور دنوں کے انہین بفضلہ بہت زیادہ مفید ہوگی۔ بہر حال روزدار لوگ افطاری اور سحری کیوقت شوق سے استعمال فرما سکتے ہین۔ ان دنوں مین خصوصاً اسلئے اور بھی زیادہ مفید ہے کہ عام پرہیز کا موقع ان دنوں مین خصوصیت کے ساتھ میسر آسکتا ہے۔

وزن فی ڈبیہ	قیمت فی ڈبیہ
۵ تولہ	پانچ روپے (صہ)

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت۔ حویلی کابلی مل لاہور

بدر پریس قادیان میان معراجدین عمر کیلیے چھاپا گیا۔